روزنامہ جنگ کراچی ہفتہ 13/اکتوبر 2018ء

اجناس کے کنسائنمنٹ کی کلیئرنس میں رکاوٹوں پر تشویش ہے، جنید ماکڈا

کراچی (اسٹاف رپورٹر) کراچی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے صدر جنید اسماعیل ماکڈا نے محکمہ پلانٹ پروٹیکشن کی جانب سے مختلف اجناس بشمول دالوں کے کنسائنمنٹ کی کلیئرنس میں غیر ضروری رکاوٹیں ڈالنے پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے جس کی وجہ سے درآمد کنندگان کو ڈیمرج اور ڈیٹینشن کی مد میں بھاری نقصانات کا سامنا ہے۔ انہوں نے پاکستان پلسز امپورٹرز ایسوسی ایشن کے ایک وفد کے ساتھ اجلاس کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ متعلقہ درآمد کنندگان بغیر کسی مشکل کے کئی برسوں سے ان اجناس کی درآمد کر رہے تھے لیکن گزشتہ ڈیڑھ سال کے دوران محکمہ پلانٹ پروٹیکشن نے فائٹو سینیٹری سرٹیفکیٹ پیش کرنے کا مطالبہ کر رکھا ہے جس میں نان جی ایم او لازمی تحریر ہو۔ یہ سراسر ایک غیر ضروری مطالبہ ہے کیونکہ پاکستان پلانٹ کورانٹائن ایکٹ 1976 اور پاکستان کورانٹائن قوانین 1967 میں بھی نان جی ایم او سے متعلق کچھ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہونے کے باوجود پچھلے کئی سالوں سے دالیں و دیگر اجناس درآمد کرتا رہا ہے جس کی وجہ ان اجناس کی بے انتہا طلب اور محدود مقامی پیداوار ہے۔ درآمد کنندگان کو مقامی مارکیٹوں میں ضروری اجناس کی بلاتعطل فراہمی پر سراہنے کے بجائے اس قسم کی رکاوٹیں ڈال کر انہیں سزا دی جارہی ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے وزارت خوراک و زراعت سے ضروری ترامیم یا کسی قسم کی وضاحت کرنے کی درخواست کی تاکہ متاثرہ درآمد کنندگان کو ریلیف فراہم کیا جاسکے۔

KCCI chief accuses DPP of creating obstacles in consignments' clearance

RECORDER REPORT

KARACHI: President of Karachi Chamber of Commerce and Industry (KCCI) Junaid Esmail Makda has expressed deep concern over unnecessary hindrances being created by the Department of Plant Protection (DPP) in smooth clearance of consignments of various commodities, including pulses due to which heavy demurrage and detention charges were causing huge losses to importers.

Referring to a meeting with a delegation from Pakistan Pulses Importers Association (PPIA) held recently to discuss this particular issue, KCCI president pointed out that although the relevant importers had been supplying these commodities without any trouble for last many years yet DPP has started demanding for last one-and-a-half year to produce the phyto-sanitary certificate in which Non-GMO (Genetically Modified Crop) must be mentioned.

"It is purely an unjust demand as the Pakistan Plant Quarantine Act 1976 and Pakistan Quarantine Rules 1967 remain silent about the Non-GMO requirement," he said, adding that despite being an agricultural country, Pakistan has been importing pulses and other commodities for past many years due to excessive demand of these commodities and limited local production. However, importers, instead of being appreciated for ensuring smooth supply of essential commodities in the local markets, were being penalized by creating such hurdles, he lamented.

Junaid Makda demanded necessary amendments or some kind of clarification from the Ministry of Food and Agriculture, in this regard. He was of the view that Quarantine Departments of the exporting countries should be advised to write Non-GMO in the phyto-sanitary certificates as it has been observed that only a few countries mention Non-GMO in phyto-sanitary certificates while many others simply do not mention it in the said certificate, making it difficult for Pakistani importers to fulfill this condition laid down by DPP operating under the Ministry of Food and Agriculture.

The KCCI president suggested that until the relevant regulations are not amended and streamlined, the importers of numerous commodities should be allowed to continue importing on previous terms and conditions up to December 2018.

"The Quarantine Departments of the exporting countries should also be requested to clearly mention Non-GMO in phyto-sanitary certificates and if they fail to do so, the importers should not be held responsible for incompetence and inefficiency of someone else," he said.

روزنامہ ایکسپریس، کراچی۔ ہفتہ، 13 اکتوبر، 2018ء

اجناس کی درآمد کیلیے فائیٹو سینیٹری سرٹیفکیٹ پر تحفظات ہیں، کراچی چیمبر

متعلقہ قوانین بہتر کیے جانے تک پچھلے قواعد پر اجناس درآمد کرنے کی اجازت دی جائے، جنید ماکڈا

کراچی (اسٹاف رپورٹر) پلانٹ پروٹیکشن ڈپارٹمنٹ نے دالوں اور اجناس کے درآمدی کنسائمنٹس کی کلیئرنس کو فائیٹو سینیٹری سرٹیفکیٹ سے مشروط کیے جانے پر کراچی چیمبر آف کامرس نے تحفظات کا اظہار کیا اور زور دیا ہے کہ متعلقہ قوانین بہتر کیے جانے تک پچھلے قواعد وضوابط پر اجناس درآمد کرنے کی اجازت دی جائے، کراچی چیمبر کے صدر جنید ماکڈا نے کہا ہے کہ اس شرط کی وجہ سے درآمد کنندگان بھاری مالیت کے ڈیمرج وڈیٹینشن کی مد میں اضافی اخراجات برداشت کررہے ہیں حالانکہ پاکستان پلسز امپورٹرز ایسوی ایشن کے اراکین کئی برسوں سے بآسانی اجناس اوردالوں کی درآمدات کررہے تھے۔ گزشتہ ڈیڑھ سال کے دوران محکمہ پلانٹ پروٹیکشن نے فائیٹو سینیٹری سرٹیفکیٹ پیش کرنے کا مطالبہ کرنا شروع کردیا ہے۔

روزنامہ 92 نیوز، ہفتہ، 13 اکتوبر 2018ء

کنسائنمنٹس کی کلیئرنس میں رکاوٹیں ڈالنے پر کراچی چیمبر کا اظہار تشویش

درآمد کنندگان کو ڈیمرج اور ڈیٹینشن کی مد میں بھاری نقصانات کا سامنا ہے، جنید ماکڈا

کراچی (کامرس رپورٹر) کراچی چیمبر آف اینڈ انڈسٹری کے صدر جنید اسماعیل ماکڈا نے محکمہ پلانٹ پروٹیکشن کی جانب سے مختلف اجناس بشمول دالوں کے کنسائنمنٹس کی کلیئرنس میں غیر ضروری رکاوٹیں ڈالنے پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے جس کی وجہ سے درآمد کنندگان کو ڈیمرج اور ڈیٹینشن کی مد میں بھاری نقصانات کا سامنا ہے۔ انہوں نے پاکستان پلسز امپورٹرز ایسوسی ایشن (پی پی آئی اے) کے ایک وفد کے ساتھ اجلاس کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ متعلقہ درآمد کنندگان بغیر کسی مشکل کے کئی برسوں سے ان اجناس کی درآمد کر رہے تھے لیکن گزشتہ ڈیڑھ سال کے دوران محکمہ پلانٹ پروٹیکشن نے فائیٹو سینیٹری سرٹیفکیٹ پیش کرنے کا مطالبہ کیا ہوا ہے جس میں نان جی ایم او (جینیٹیکلی موڈیفائیڈ کراپ) کو لازمی تحریر ہو۔ یہ سراسر ایک غیر ضروری مطالبہ ہے کیونکہ پاکستان پلانٹ کورانٹائن ایکٹ 1976 اور پاکستان کورانٹائن قوانین 1967 میں بھی نان جی ایم او سے متعلق کچھ نہیں ہے۔

The Financial Daily International
Saturday-Sunday, October 13-14, 2018

KCCI concerned over DPP's unnecessary hindrances in imports

KARACHI: President Karachi Chamber of Commerce & Industry (KCCI) Junaid Esmail Makda has expressed deep concern over the unnecessary hindrances being created by the Department of Plant Protection (DPP) in smooth clearance of consignments of various commodities including pulses, which was causing severe to importers on account of heavy demurrage and detention charges, says a Press release.

While referring to a meeting with a delegation from Pakistan Pulses Importers Association (PPIA) held recently to discuss this particular issue, President KCCI pointed out that although the relevant importers had been supplying these commodities without any trouble since last many years but during the last one-and-a-half year, DPP has started demanding to produce the Phyto-sanitary certificate in which Non-GMO (Genetically Modified Crop) must be mentioned.

"It is purely an unjust demand as the Pakistan Plant Quarantine Act 1976 and Pakistan Quarantine Rules 1967 remain silent about the Non-GMO requirement", he added.

He said that Pakistan, despite being an agricultural country, has been importing pulses and other commodities since past many years due to excessive demand of these commodities and limited local production yet the importers, instead of being appreciated for ensuring smooth supply of essential commodities in the local markets, were being penalized by creating such hurdles.

With a view to provide relief, Junaid Makda sought necessary amendments or some kind of a clarification from the Ministry of Food and Agriculture.

He was of the view that Quarantine Departments of the exporting countries should be advised to write Non-GMO in the phyto-sanitary certificates as it has been observed that only a few countries mention Non-GMO in phyto-sanitary certificates while many others simply do not mention Non-GMO in the said certificate, making it difficult for Pakistani importers to fulfill this condition laid down by DPP operating under the Ministry of Food and Agriculture.

While stressing the government to take immediate steps to resolve this issue, Junaid Makda suggested that until the relevant regulations are not amended and streamlined, the importers of numerous commodities should be allowed to continue importing on previous terms and conditions up to December 2018. "Meanwhile, the Quarantine Departments of the exporting countries should also be requested to clearly mention Non-GMO in phyto-sanitary certificates and if they fail to do so, the importers should not be held responsible for someone else's incompetence and inefficiency", he added.

روزنامہ جہان پاکستان کراچی۔ ہفتہ 13 اکتوبر 2018

اجناس کی درآمدات میں رکاوٹیں ڈالنا تشویشناک ہے، جنید ماکڈا

رکاوٹ سے درآمدکنندگان کو ڈیمرج اور ڈیٹینشن کی مد میں بھاری نقصان ہورہا ہے

کراچی (کامرس رپورٹر) کراچی چیمبر آف اینڈ انڈسٹری (کے سی سی آئی) کے صدر جنید اسماعیل ماکڈا نے محکمہ پلانٹ پروٹیکشن کی جانب سے مختلف اجناس بشمول دالوں کے کنسائمنٹس کی کلیئرنس میں غیر ضروری رکاوٹیں ڈالنے پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے جس سے درآمدکنندگان کو ڈیمرج اور ڈیٹینشن کی مد میں بھاری نقصانات کا سامنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان زرعی ملک ہونے کے باوجود گزشتہ کئی برسوں سے دالیں و دیگر اجناس درآمد کررہا ہے جس کی وجہ ان اجناس کی زائد طلب اور محدود مقامی پیداوار ہے۔ درآمدکنندگان کو مقامی مارکیٹوں میں ضروری اجناس کی بلاتعطل فراہمی پر سراہنے کے بجائے رکاوٹیں ڈال کر انہیں سزا دی جارہی ہے۔ صدر کراچی چیمبر نے وزارت خوراک و زراعت سے ضروری ترامیم یا کسی قسم کی وضاحت کرنے کی درخواست کی تاکہ متاثرہ درآمدکنندگان کو ریلیف فراہم کیا جاسکے۔ ساتھ ہی برآمدی ممالک کے کورانٹائن ڈپارٹمنٹس کو ہدایت کی جائے کہ وہ فائٹو سینیٹری سرٹیفکیٹ میں نان جی ایم او کو ضرور تحریر کریں کیونکہ یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ صرف چندہی ممالک ایسے ہیں جو نان جی ایم او کو اپنے سرٹیفکیٹ میں تحریر کرتے ہیں جبکہ کئی ممالک اس کا کوئی ذکر نہیں کرتے جس سے پاکستانی درآمدکنندگان کے لیے مشکل ہوجاتا ہے کہ وہ وزارت خوراک و زراعت کے ماتحت محکمہ پلانٹ پروٹیکشن کی اس شرط کو پورا کرسکیں۔ حکومت اس ضمن میں فوری اقدامات کرے اور جب تک متعلقہ قوانین میں ترامیم کرکے انہیں بہتر نہیں بنایا جاتا درآمدکنندگان کو گزشتہ قواعد وضوابط کے مطابق دسمبر 2018 تک مختلف اجناس درآمد کرنے کی اجازت دی جائے۔

روزنامہ اوصاف کراچی، ہفتہ، 13 اکتوبر 2018ء

جنید اسماعیل ماکڈا کا کلیئرنس میں رکاوٹیں ڈالنے پر تشویش کا اظہار

درآمد کنندگان کو ڈیمرج اور ڈیٹینشن کی مد میں نقصانات کا سامنا ہے، کے سی سی آئی

کراچی (بزنس رپورٹر) کراچی چیمبر آف اینڈ انڈسٹری (کے سی سی آئی) کے صدر جنید اسماعیل ماکڈا نے محکمہ پلانٹ پروٹیکشن کی جانب سے مختلف اجناس بشمول دالوں کے کنسائمنٹس کی کلیئرنس میں غیر ضروری رکاوٹیں ڈالنے پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے جس کی وجہ سے درآمد کنندگان کو ڈیمرج اور ڈیٹینشن کی مد میں بھاری نقصانات کا سامنا ہے۔انہوں نے پاکستان پلسز امپورٹرز ایسوسی ایشن (پی پی آئی اے) کے ایک وفد کے ساتھ اجلاس کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ متعلقہ درآمد کنندگان بغیر کسی مشکل کے کئی برسوں سے ان اجناس کی درآمد کررہے تھے لیکن گزشتہ ڈیڑھ سال کے دوران محکمہ پلانٹ پروٹیکشن نے فائٹو سینیٹری سرٹیفکیٹ پیش کرنے کا مطالبہ کیا ہوا ہے جس میں نان جی ایم او (جینیٹیکلی موڈیفائیڈ کراپ) کو لازمی تحریر ہو۔ یہ سراسر ایک غیر ضروری مطالبہ ہے کیونکہ پاکستان پلانٹ کورانٹائن ایکٹ 1976 اور پاکستان کورانٹائن قوانین 1967 میں بھی نان جی ایم او سے متعلق کچھ نہیں ہے۔انہوں نے کہا کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہونے کے باوجود پچھلے کئی سالوں سے دالیں و دیگر اجناس درآمد کرتا رہا ہے جس کی وجہ ان اجناس کی بے انتہا طلب اور محدود مقامی پیداوار ہے۔درآمد کنندگان کو مقامی مارکیٹوں میں ضروری اجناس کی بلاتعطل فراہمی پر سراہنے کے بجائے اس قسم کی رکاوٹیں ڈال کر انہیں سزا دی جارہی ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے وزارت خوراک وزراعت سے ضروری ترامیم یا کسی قسم کی وضاحت کرنے کی درخواست کی تاکہ متاثرہ درآمد کنندگان کو ریلیف فراہم کیا جاسکے۔

روزنامہ جسارت کراچی (05) ہفتہ 13 اکتوبر 2018ء

کراچی چیمبر

اجناس کے کنسائمنٹس کی کلیئرنس میں تاخیر پر تشویش ہے

گزشتہ ڈیڑھ سال کے دوران محکمہ پلانٹ پروٹیکشن نے فائیٹو سینیٹری سرٹیفکیٹ پیش کرنے کا مطالبہ کیا ہوا ہے

پاکستان زرعی ملک ہونے کے باوجود پچھلے کئی سالوں سے دالیں و دیگر اجناس درآمد کرتا رہا ہے، صدر کراچی چیمبر

تاخیر کی وجہ سے درآمد کنندگان کو ڈیمرج اور ڈیٹینشن کی مد میں بھاری نقصانات کا سامنا ہے، جنید اسماعیل ماکڈا

کراچی (اسٹاف رپورٹر) کراچی چیمبر آف اینڈ انڈسٹری (کے سی سی آئی) کے صدر جنید اسماعیل ماکڈا نے محکمہ پلانٹ پروٹیکشن کی جانب سے مختلف اجناس بشمول دالوں کے کنسائمنٹس کی کلیئرنس میں غیر ضروری رکاوٹیں ڈالنے پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے جس کی وجہ سے درآمد کنندگان کو ڈیمرج اور ڈیٹینشن کی مد میں بھاری نقصانات کا سامنا ہے۔ انہوں نے پاکستان پلسز امپورٹرز ایسوسی ایشن (پی پی آئی اے) کے ایک وفد کے ساتھ اجلاس کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ متعلقہ درآمد کنندگان بغیر کسی مشکل کے کئی برسوں سے ان اجناس کی درآمد کررہے تھے لیکن گزشتہ ڈیڑھ سال کے دوران محکمہ پلانٹ پروٹیکشن نے فائیٹو سینیٹری سرٹیفکیٹ پیش کرنے کا مطالبہ کیا ہوا ہے جس میں نان جی ایم او (جینیٹیکلی موڈیفائیڈ کراپ) کو لازمی تحریر ہو، یہ سراسر ایک غیر ضروری مطالبہ ہے کیونکہ پاکستان پلانٹ کورانٹائن ایکٹ 1976 اور پاکستان کورانٹائن قوانین 1967 میں بھی نان جی ایم او سے متعلق کچھ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہونے کے باوجود پچھلے کئی سالوں سے دالیں و دیگر اجناس درآمد کرتا رہا ہے جس کی وجہ ان اجناس کی بے انتہا طلب اور محدود مقامی پیداوار ہے۔ درآمد کنندگان کو مقامی مارکیٹوں میں ضروری اجناس کی بلاتعطل فراہمی پر سراہنے کے بجائے اس قسم کی رکاوٹیں ڈال کر انہیں سزا دی جارہی ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے وزارت خوراک و زراعت سے ضروری ترامیم یا کسی قسم کی وضاحت کرنے کی درخواست کی تاکہ متاثرہ درآمد کنندگان کو ریلیف فراہم کیا جاسکے۔

Daily City News, Karachi. 13.10.2018

KCCI concerned over DPP's unnecessary hindrances in commoditie's imports

KARACHI: President Karachi Chamber of Commerce & Industry (KCCI) Junaid Esmail Makda has expressed deep concern over the unnecessary hindrances being created by the Department of Plant Protection (DPP) in smooth clearance of consignments of various commodities including pulses, which was causing severe to importers on account of heavy demurrage and detention charges.

While referring to a meeting with a delegation from Pakistan Pulses Importers Association (PPIA) held recently to discuss this particular issue, President KCCI pointed out that although the relevant importers had been supplying these commodities without any trouble since last many years but during the last one-and-a-half year, DPP has started demanding to produce the Phyto-sanitary certificate in which Non-GMO (Genetically Modified Crop) must be mentioned. "It is purely an unjust demand as the Pakistan Plant Quarantine Act 1976 and Pakistan Quarantine Rules 1967 remain silent about the Non-GMO requirement", he added. He said that Pakistan, despite being an agricultural country, has been importing pulses and other commodities since past many years due to excessive demand of these commodities and limited local production yet the importers, instead of being appreciated for ensuring smooth supply of essential commodities in the local markets, were being penalized by creating such hurdles.

With a view to provide relief, Junaid Makda sought necessary amendments or some kind of a clarification from the Ministry of Food and Agriculture. He was of the view that Quarantine Departments of the exporting countries should be advised to write Non-GMO in the phyto-sanitary certificates as it has been observed that only a few countries mention Non-GMO in phyto-sanitary certificates while many others simply do not mention Non-GMO in the said certificate, making it difficult for Pakistani importers to fulfill this condition laid down by DPP operating under the Ministry of Food and Agriculture

روزنامہ بیوپار کراچی (4) 13 اکتوبر 2018ء

محکمہ پلانٹ پروٹیکشن کی وجہ سے درآمد کنندگان کو ڈیمرج اور ڈیٹینشن کی مد میں بھاری نقصانات کا سامنا ہے

گزشتہ ڈیڑھ سال کے دوران محکمہ پلانٹ پروٹیکشن نے فائیٹو سینیٹری سرٹیفکیٹ پیش کرنے کا مطالبہ کیا ہوا ہے

کراچی (اسٹاف رپورٹر) محکمہ پلانٹ پروٹیکشن کی جانب سے مختلف اجناس بشمول دالوں کے کنسائنمنٹس کی کلیئرنس میں غیر ضروری رکاوٹیں ڈالنے پر کراچی چیمبر آف اینڈ انڈسٹری نے گہری تشویش ظاہر کردی اور الزام عائد کیا ہے کہ محکمہ پلانٹ پروٹیکشن غیرضروری اقدامات کی وجہ سے درآمد کنندگان کو ڈیمرج اور ڈیٹینشن کی مد میں بھاری نقصانات کا سامنا ہے۔انہوں نے پاکستان پلسز امپورٹرز ایسوسی ایشن (پی پی آئی اے) کے ایک وفد کے ساتھ اجلاس کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ متعلقہ درآمدکنندگان بغیر کسی مشکل کے کئی برسوں سے ان اجناس کی درآمد کررہے تھے لیکن گزشتہ ڈیڑھ سال کے دوران محکمہ پلانٹ پروٹیکشن نے فائیٹو سینیٹری سرٹیفکیٹ پیش کرنے کا مطالبہ کیا ہوا ہے جس میں نان جی ایم او (جینیٹیکلی موڈیفائیڈ کراپ) کو لازمی تحریر ہو۔یہ سراسر ایک غیر ضروری مطالبہ ہے کیونکہ پاکستان پلانٹ کورانٹائن ایکٹ 1976 اور پاکستان کورانٹائن قوانین 1967 میں بھی نان جی ایم او سے متعلق کچھ نہیں ہے۔انہوں نے کہا (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 44)

بقیہ محکمہ پلانٹ پروٹیکشن 44

کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہونے کے باوجود پچھلے کئی سالوں سے دالیں و دیگر اجناس درآمد کرتا رہا ہے، جس کی وجہ ان اجناس کی بے انتہا طلب اور محدود مقامی پیداوار ہے۔درآمدکنندگان کو مقامی مارکیٹوں میں ضروری اجناس کی بلا تعطل فراہمی پر سراہنے کے بجائے اس قسم کی رکاوٹیں ڈال کر انہیں سزا دی جارہی ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے وزارت خوراک و زراعت سے ضروری ترامیم یا کسی قسم کی وضاحت کرنے کی درخواست کی تاکہ متاثرہ درآمدکنندگان کو ریلیف فراہم کیا جاسکے۔انہوں نے کہا کہ برآمدی ممالک کے کورانٹائن ڈپارٹمنٹس کو بھی ہدایت کی جائے کہ وہ فائیٹو سینیٹری سرٹیفکیٹ میں نان جی ایم او کو ضرور تحریر کریں کیونکہ یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ صرف چند ہی ممالک ایسے ہیں جو نان جی ایم او کو اپنے سرٹیفکیٹ میں تحریر کرتے ہیں جبکہ کئی ممالک اس کا کوئی ذکر نہیں کرتے جس کی وجہ سے پاکستانی درآمدکنندگان کے لیے یہ مشکل ہوجاتا ہے کہ وہ وزارت خوراک و زراعت کے ماتحت محکمہ پلانٹ پروٹیکشن کی اس شرط کو پورا کرسکیں۔انہوں نے اس تھمبین مسئلے کو حل کرنے کے لیے حکومت پر زور دیا کہ اس ضمن میں فوری اقدامات عمل میں لائے اور جب تک متعلقہ قوانین میں ترامیم کرکے انہیں بہتر نہیں بنایا جاتا درآمدکنندگان کو پچھلے قواعد وضوابط کے مطابق دسمبر 2018 تک مختلف اجناس درآمد کرنے کی اجازت دی جائے۔دریں اثناء برآمدی ممالک کے کورانٹائن ڈپارٹمنٹس سے بھی درخواست کی جائے کہ وہ نان جی ایم او کا تذکرہ فائیٹو سینیٹری سرٹیفکیٹ میں ضرور کریں اور اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو درآمدکنندگان کو کسی اور کی نااہلی اور غفلت کا ذمہ دار نہ ٹھہرایا جائے۔

کامرس

DAILY EEMAAN

ایمان

محکمہ پلانٹ پروٹیکشن کی جانب سے

اجناس کی درآمد میں رکاوٹیں تشویشناک قرار

درآمد کنندگان کو 30 دسمبر تک پچھلے شرائط وضوابط پر درآمدات جاری رکھنے کی اجازت دی جائے، جنید ماکڑا

کراچی (کامرس ڈیسک) کراچی چیمبر آف اینڈ انڈسٹری (کے سی سی آئی) کے صدر جنید اسماعیل ماکڈا نے محکمہ پلانٹ پروٹیکشن کی جانب سے مختلف اجناس بشمول دالوں کے کنسائمنٹس کی کلیئرنس میں غیر ضروری رکاوٹیں ڈالنے پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے جس کی وجہ سے درآمد کنندگان کو ڈیمرج اور ڈیٹینشن کی مد میں بھاری نقصانات کا سامنا ہے۔انہوں نے پاکستان پلسز امپورٹرز ایسوسی ایشن (پی پی آئی اے) کے ایک وفد کے ساتھ اجلاس کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ متعلقہ درآمد کنندگان بغیر کسی مشکل کے کئی برسوں سے ان اجناس کی درآمد کررہے تھے لیکن گزشتہ ڈیڑھ سال کے دوران محکمہ پلانٹ پروٹیکشن نے فائیٹو سینیٹری سرٹیفکیٹ پیش کرنے کا مطالبہ کیا ہوا ہے جس میں نان جی ایم او(جینیٹیکلی موڈیفائیڈ کراپ) کو لازمی تحریر ہو۔یہ سراسر ایک غیر ضروری مطالبہ ہے کیونکہ پاکستان پلانٹ کورانٹائن ایکٹ 1976 اور پاکستان کورانٹائن قوانین 1967 میں بھی نان جی ایم او سے متعلق کچھ نہیں ہے۔انہوں نے کہا کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہونے کے باوجود پچھلے کئی سالوں سے دالیں ودیگر اجناس درآمد کرتا رہا ہے جس کی وجہ ان اجناس کی بے انتہا طلب اور محدود مقامی پیداوار ہے۔درآمد کنندگان کو مقامی مارکیٹوں میں ضروری اجناس کی بلاتعطل فراہمی پر سراہنے کے بجائے اس قسم کی رکاوٹیں ڈال کر انہیں سزادی جارہی ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے وزارت خوراک و زراعت سے ضروری ترامیم یا کسی قسم کی وضاحت کرنے کی درخواست کی تاکہ متاثرہ درآمد کنندگان کو ریلیف فراہم کیا جاسکے۔انہوں نے کہا کہ برآمدی ممالک کے کورانٹائن ڈپارٹمنٹس کو بھی ہدایت کی جائے کہ وہ فائیٹو سینیٹری سرٹیفکیٹ میں نان جی ایم او کو ضرور تحریر کریں کیونکہ یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ صرف چند ہی ممالک ایسے ہیں جو نان جی ایم او کو اپنے سرٹیفکیٹ میں تحریر کرتے ہیں جبکہ کئی ممالک اس کا کوئی ذکر نہیں کرتے جس کی وجہ سے پاکستانی درآمد کنندگان کے لیے یہ مشکل ہوجاتا ہے کہ وہ وزارت خوراک وزراعت کے ماتحت محکمہ پلانٹ پروٹیکشن کی اس شرط کو پورا کرسکیں۔انہوں نے اس سنگین مسلئے کو حل کرنے کے لیے حکومت پر زور دیا کہ اس ضمن میں فوری اقدامات عمل میں لائے اور جب تک متعلقہ قوانین میں ترامیم کرکے انہیں بہتر نہیں بنایا جاتا درآمد کنندگان کو پچھلے قواعد وضوابط کے مطابق دسمبر 2018 تک مختلف اجناس درآمد کرنے کی اجازت دی جائے۔دریں اثناء برآمدی ممالک کے کورانٹائن ڈپارٹمنٹس سے بھی درخواست کی جائے کہ وہ نان جی ایم او کا تذکرہ فائیٹو سینیٹری سرٹیفکیٹ میں ضرور کریں اور اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو درآمد کنندگان کو کسی اور کی نااہلی اور غفلت کا ذمہ دار نہ ٹھہرایا جائے۔

DPP hampering imports leading to heavy demurrage: Makda

By Commerce Reporter

KARACHI: President Karachi Chamber of Commerce & Industry (KCCI) Junaid Esmail Makda has expressed deep concern over the unnecessary hindrances being created by the Department of Plant Protection (DPP) in smooth clearance of consignments of various commodities including pulses, which was causing severe to importers on account of heavy demurrage and detention charges.

While referring to a meeting with a delegation from Pakistan Pulses Importers Association (PPIA) held recently to discuss this particular issue, President KCCI pointed out that although the relevant importers had been supplying these commodities without any trouble since last many years but during the last one-and-a-half year, DPP has started demanding to produce the Phyto-sanitary certificate in which Non-GMO (Genetically Modified Crop) must be mentioned.

"It is purely an unjust demand as the Pakistan Plant Quarantine Act 1976 and Pakistan Quarantine Rules 1967 remain silent about the Non-GMO requirement", he added.

He said that Pakistan, despite being an agricultural country, has been importing pulses and other commodities since past many years due to excessive demand of these commodities and limited local production yet the importers, instead of being appreciated for ensuring smooth supply of essential commodities in the local markets, were being penalized by creating such hurdles.

SATURDAY 13 OCTOBER, 2018 VATAN GUJRATI

اجناس کی درآمدات میں روکاوٹیں ڈالنا تشویشناک ہے، جنید ماکڈا

درآمد کنندگان کو 30 دسمبر تک پچھلے شرائط وضوابط پر درآمدات جاری رکھنے کی اجازت دی جائے

کراچی (کامرس رپورٹر) کراچی چیمبر آف اینڈ انڈسٹری (کے سی سی آئی) کے صدر جنید اسماعیل ماکڈا نے محکمہ پلانٹ پروٹیکشن کی جانب سے مختلف اجناس بشمول دالوں کے کنسائمنٹس کی کلیئرنس میں غیر ضروری رکاوٹیں ڈالنے پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے جس کی وجہ سے درآمد کنندگان کو ڈیمرج اور ڈیٹینشن کی مد میں بھاری نقصانات کا سامنا ہے۔ انہوں نے پاکستان دالیں امپورٹرز ایسوی ایشن (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 49)

بقیہ 49

(پی پی آئی اے) کے ایک وفد کے ساتھ اجلاس کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ متعلقہ درآمد کنندگان بغیر کسی مشکل کے کئی برسوں سے ان اجناس کی درآمد کر رہے تھے لیکن گزشتہ ڈیڑھ سال کے دوران محکمہ پلانٹ پروٹیکشن نے فائٹو سینیٹری سرٹیفکیٹ پیش کرنے کا مطالبہ کیا ہوا ہے جس میں نان جی ایم او (جینیٹکلی موڈیفائیڈ کراپ) کو لازمی تحریر ہو۔ یہ سراسر ایک غیر ضروری مطالبہ ہے کیونکہ پاکستان پلانٹ کورانٹائن ایکٹ 1976 اور پاکستان کورانٹائن قوانین 1967 میں بھی نان جی ایم او سے متعلق کچھ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہونے کے باوجود پچھلے کئی سالوں سے دالیں و دیگر اجناس درآمد کرتا رہا ہے جس کی وجہ ان اجناس کی بے انتہا طلب اور محدود مقامی پیداوار ہے۔ درآمد کنندگان کو مقامی مارکیٹوں میں ضروری اجناس کی بلاتعطل فراہمی پر سراہنے کے بجائے اس قسم کی رکاوٹیں ڈال کر انہیں سزا دی جارہی ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے وزارت خوراک و زراعت سے ضروری ترامیم یا کسی قسم کی وضاحت کرنے کی درخواست کی تاکہ متاثرہ درآمد کنندگان کو ریلیف فراہم کیا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ برآمدی ممالک کے کورانٹائن ڈپارٹمنٹس کو بھی ہدایت کی جائے کہ وہ فائٹو سینیٹری سرٹیفکیٹ میں نان جی ایم او کو ضرور تحریر کریں کیونکہ یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ صرف چند ہی ممالک ایسے ہیں جو نان جی ایم او کو اپنے سرٹیفکیٹ میں تحریر کرتے ہیں جبکہ کئی ممالک اس کا کوئی ذکر نہیں کرتے جس کی وجہ سے پاکستانی درآمد کنندگان کے لیے یہ مشکل ہوجاتا ہے کہ وہ وزارت خوراک و زراعت کے ماتحت محکمہ پلانٹ پروٹیکشن کی اس شرط کو پورا کرسکیں۔ انہوں نے اس سنگین مسئلے کو حل کرنے کے لیے حکومت پر زور دیا کہ اس ضمن میں فوری اقدامات عمل میں لائے اور جب تک متعلقہ قوانین میں ترامیم کرکے انہیں بہتر نہیں بنایا جاتا درآمد کنندگان کو پچھلے قواعد وضوابط کے مطابق دسمبر 2018 تک مختلف اجناس درآمد کرنے کی اجازت دی جائے۔ دریں اثناء برآمدی ممالک کے کورانٹائن ڈپارٹمنٹس سے بھی درخواست کی جائے کہ وہ نان جی ایم او کا تذکرہ فائٹو سینیٹری سرٹیفکیٹ میں ضرور کریں اور اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو درآمد کنندگان کو کسی اور کی نااہلی اور غفلت کا ذمہ دار نہ ٹھہرایا جائے۔

روزنامہ نئی بات (12)13 اکتوبر 2018ء

50 لاکھ گھروں کی تعمیر ایک مشکل کام، تعاون کرینگے: کراچی چیمبر

حکومت کی نیک نیتی کو مدنظر رکھتے ہوئے سستے گھر کی صورت میں عام آدمی کو حق ملنے کی امید، کاروباری سرگرمیاں بڑھیں گی

کراچی (کامرس رپورٹر) کراچی چیمبر کے صدر جنید اسماعیل ماکڈا نے وزیراعظم عمران خان کی جانب سے اعلان کردہ ''نیا پاکستان ہاؤسنگ پروگرام'' اور ''کلین وگرین پاکستان'' کا خیر مقدم کیا ہے اور کہا ہے کہ تاجر و صنعتکار برادری ان پروگرامز کو کامیاب بنانے کے لیے حکومت کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہیں جو ملک کے وسیع تر مفاد میں ہیں۔ ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ اگلے 5 سالوں میں 50 لاکھ گھروں کی تعمیر ایک مشکل کام ضرور ہوگا تاہم حکومت کی نیک نیتی کو مدنظر رکھتے ہوئے اُمید ہے کہ یہ حاصل کرلیا جائے گا جو سستے گھر کی صورت میں نہ صرف عام آدمی حق میں جائے گا بلکہ تعمیراتی شعبے اور اس سے منسلک 40 دیگر صنعتوں میں بڑے پیمانے پر سرگرمیوں کو فروغ کی بدولت معیشت کو بھی سپورٹ حاصل ہوگی جبکہ روزگار کے لاکھوں مواقع ماہر اور نیم ماہر افرادی قوت کو میسر آئیں گے۔ انہوں نے حکومت سے سندھ میں اور کراچی کے اطراف میں منصفانہ طریقے سے گھروں کی تعمیر کی درخواست کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کو چاہیے کہ وہ تعمیراتی اور اس سے منسلک شعبوں کو وسعت دینے کی غرض سے نئے ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کو ان شعبوں کی جانب راغب کرے جو اسی صورت میں دلچسپی کا مظاہرہ کریں گے جب کاروباری لاگت کم کرکے، پیچیدہ طریقوں کو آسان بنا کر، بلند عمارتوں کی تعمیر کے مسئلے کو حل کرکے، مختلف ٹیکسوں اور ضروری خام مال کی قیمتوں میں کمی کرکے سازگار کاروباری ماحول فراہم کیا جائے گا۔ انہوں نے 'کلین وگرین پاکستان'' مہم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کے کے سی سی آئی اس اقدام کو سراہتے ہوئے اس کی مکمل حمایت کرے گی۔

روزنامہ بیوپار کراچی (2) 13 اکتوبر 2018ء

کراچی چیمبر کا نیا پاکستان ہاؤسنگ پروگرام اور کلین و گرین پاکستان کا خیر مقدم

تاجر و صنعتکار برادری ان پروگرامز کو کامیاب بنانے کے لیے حکومت کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑی ہے' جنید ماکڈا

کراچی (اسٹاف رپورٹر) کراچی چیمبر آف اینڈ انڈسٹری (کے سی سی آئی) کے صدر جنید اسماعیل ماکڈا نے وزیراعظم عمران خان کی جانب سے اعلان کردہ ''نیا پاکستان ہاؤسنگ پروگرام'' اور'' کلین و گرین پاکستان'' کا خیر مقدم کیا ہے اور کہا ہے کہ تاجر و صنعتکار برادری ان پروگرامز کو کامیاب بنانے کے لیے حکومت کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑی ہے جو ملک کے وسیع تر مفاد میں ہیں۔ ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ اگلے 5 سالوں میں 50 لاکھ گھروں کی تعمیر ایک مشکل کام ضرور ہوگا تاہم حکومت کی نیک نیتی کو مد نظر رکھتے ہوئے اُمید ہے کہ یہ حاصل کرلیا جائے گا جو سستے گھر کی صورت میں نہ صرف عام آدمی حق میں جائے گا بلکہ تعمیراتی شعبے اور اس سے منسلک 40 دیگر صنعتوں میں بڑے پیمانے پر سرگرمیوں کو فروغ کی بدولت معیشت کو بھی سپورٹ حاصل ہوگی جبکہ روزگار کے لاکھوں مواقع ماہر اور نیم ماہر افرادی قوت کو میسر آئیں گے۔ انہوں نے (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 45)

بقیہ | کراچی چیمبر/خیر مقدم | 45

حکومت سے سندھ میں اور کراچی کے اطراف میں منصفانہ طریقے سے گھروں کی تعمیر کی درخواست کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کو چاہیے کہ وہ تعمیراتی اور اس سے منسلک شعبوں کو وسعت دینے کی غرض سے نئے ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کو ان شعبوں کی جانب راغب کرے جو اسی صورت میں دلچسپی کا مظاہرہ کریں گے جب کاروباری لاگت کم کرکے، پیچیدہ طریقوں کو آسان بنا کر، بلند عمارتوں کی تعمیر کے مسئلے کو حل کرکے، مختلف ٹیکسوں اور ضروری خام مال کی قیمتوں میں کمی کرکے سازگار کاروباری ماحول فراہم کیا جائے گا۔ انہوں نے 'کلین و گرین پاکستان'' مہم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کے کے سی سی آئی اس اقدام کو سراہتے ہوئے اس کی مکمل حمایت کرے گی جس میں کراچی جو ملک کا سب بڑا اور زیادہ آبادی والا شہر ہے اس پر خصوصی توجہ دی جائے جس کا وعدہ عمران خان نے کراچی چیمبر سے 22 جولائی کو عام انتخابات سے چند روز قبل ہی کیا تھا۔ سوا دو کروڑ کی آبادی کے ساتھ یہ شہر 3500 اسکوائر کلو میٹرز تک پھیلا ہوا ہے لہذا کراچی کو نہ صرف گندگی کے سنگین مسائل کا سامنا ہے بلکہ تجاوازت کی بھرمار بھی ایک اہم مسئلہ ہے جو اس شہر کے بارے میں منفی تاثر دیتا ہے۔ شہر بھر میں تقریباً تمام ہی علاقے خاص طور پر اولڈ سٹی ایریا حتیٰ کہ کے سی سی آئی کی عمارت کے اطراف بھی تجاوازت کی بھرمار ہے جو ہر وقت ٹریفک کے مختلف مسائل اور مشکلات کا باعث ہوتے ہیں خصوصاً اس وقت جب اہم شخصیات کے سی سی آئی کے دورے پر آتی ہیں۔ جنید ماکڈا نے کہا کہ کلین گرین پاکستان مہم کا کامیاب اور نتیجہ خیز بنانے کے لیے حکومت کو اس قسم کی تجاوازت کے خلاف ترجیحی بنیادوں پر سخت کارروائی کرنا ہوگی جس سے صفائی سے متعلق متعدد مسائل جو عرصہ دراز سے حل نہ ہوسکے خود بخود حل ہوجائیں گے۔ موثر حکمت عملی وضع کرتے ہوئے سی این جی کی قیمتوں کو بھی کم کرنا ہوگا تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ سی این جی کو بطور ایندھن استعمال کریں جو پیٹرول و ڈیزل کے مقابلے میں بے پناہ ماحول دوست ایندھن ہے۔ کے سی سی آئی کے صدر نے تمام تاجر و صنعتکار برادری سے درخواست کی کہ وہ آگے آئیں اور اپنے صنعتی یونٹس کے اندر اور باہر بڑی تعداد میں پودے لگا کر ''گرین و کلین پاکستان'' مہم کو کامیاب بنانے میں اپنا کردار ادا کریں اور صنعتی فضلے، کچرے کو محفوظ طریقے سے نامزد کردہ سائٹس پر منتقل کریں جبکہ اپنے کارپوریٹ سماجی ذمے داری پروگرام کے تحت چھوٹے پیمانے پر اپنی فیکٹریوں کے آس پاس صفائی مہم بھی شروع کریں۔

روزنامہ خبریں کراچی (08) 13 اکتوبر 2018ء

عمران خان کے نیا پاکستان و ہاؤسنگ منصوبہ کو خوش آئند قرار

تاجر و صنعتکار برادیاں پروگرامز کو کامیاب بنانے کیلئے ساتھ کھڑی ہے، صدر کے سی سی آئی

کراچی (کامرس رپورٹر) کراچی چیمبر آف اینڈ انڈسٹری (کے سی سی آئی) کے صدر جنید اسماعیل ماکڈا نے وزیراعظم عمران خان کی جانب سے اعلان کردہ "نیا پاکستان ہاؤسنگ پروگرام" اور "کلین و گرین پاکستان" کا خیر مقدم کیا ہے اور کہا ہے کہ تاجر و صنعتکار برادری ان پروگرامز کو کامیاب بنانے کے لیے حکومت کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہیں جو ملک کے وسیع تر مفاد میں ہیں۔ ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ اگلے 5 سالوں میں 50 لاکھ گھروں کی تعمیر ایک مشکل کام ضرور ہوگا تاہم حکومت کی نیک نیتی کو مدنظر رکھتے ہوئے اُمید ہے کہ یہ حاصل کر لیا جائے گا جو سستے گھر کی صورت میں نہ صرف عام آدمی حق میں جائے گا بلکہ تعمیراتی شعبے اور اس سے منسلک 40 دیگر صنعتوں میں بڑے پیمانے پر سرگرمیوں کو فروغ کی بدولت معیشت کو بھی سپورٹ حاصل ہوگی جبکہ روزگار کے لاکھوں مواقع ماہر اور نیم ماہر افرادی قوت کو میسر آئیں گے۔ انہوں نے حکومت سے سندھ میں اور کراچی کے اطراف میں منصفانہ طریقے سے گھروں کی تعمیر کی درخواست کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کو چاہیے کہ وہ تعمیراتی اور اس سے منسلک شعبوں کو وسعت دینے کی غرض سے نئے ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کو ان شعبوں کی جانب راغب کرے جو اسی صورت میں دلچسپی کا مظاہرہ کریں گے جب کاروباری لاگت کم کرکے، پیچیدہ طریقوں کو آسان بنا کر، بلند عمارتوں کی تعمیر کے مسئلے کو حل کرکے، مختلف ٹیکسوں اور ضروری خام مال کی قیمتوں میں کمی کرکے سازگار کاروباری ماحول فراہم کیا جائے گا۔ انہوں نے "کلین و گرین پاکستان" مہم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کے سی سی آئی اس اقدام کو سراہتے ہوئے اس کی مکمل حمایت کرے گی جس میں کراچی جو ملک کا سب بڑا اور زیادہ آبادی والا شہر ہے اس پر خصوصی توجہ دی جائے جس کا وعدہ عمران خان نے کراچی چیمبر سے 22 جولائی کو عام انتخابات سے چند روز قبل ہی کیا تھا۔ سوا دو کروڑ کی آبادی کے ساتھ یہ شہر 3500 اسکوائر کلومیٹرز تک پھیلا ہوا ہے لہٰذا کراچی کو نہ صرف گندگی کے سنگین مسائل کا سامنا ہے بلکہ تجاوزات کی بھرمار بھی ایک اہم مسئلہ ہے جو اس شہر کے بارے میں منفی تاثر دیتا ہے۔

روزنامہ ''جدت'' کراچی 13 اکتوبر 2018

کے سی سی آئی کا ''نیا پاکستان ہاؤسنگ پروگرام'' کا خیر مقدم

ملکی، غیر ملکی سرمایہ کاروں کو راغب کرنے کے لیے کاروباری لاگت، ٹیکسوں میں کمی کی جائے، جنید ماکڈا

کراچی (کامرس ڈیسک) کراچی چیمبر آف اینڈ انڈسٹری (کے سی سی آئی) کے صدر جنید اسماعیل ماکڈا نے وزیراعظم عمران خان کی جانب سے اعلان کردہ ''نیا پاکستان ہاؤسنگ پروگرام'' اور ''کلین وگرین پاکستان'' کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ کراچی کی تاجر وصنعتکار برادری ان اقدامات کا تہہ دل سے خیر مقدم کرتی ہے اور ہم ان پروگرامز کو کامیاب بنانے کے لیے حکومت کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہیں جو ملک کے وسیع تر مفاد میں ہیں۔ ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ اگلے 5 سالوں میں 50 لاکھ گھروں کی تعمیر ایک مشکل کام ضرور ہوگا تاہم حکومت کی نیک نیتی کو مدنظر رکھتے ہوئے اُمید ہے کہ یہ حاصل کرلیا جائے گا جو سستے گھر کی صورت میں نہ صرف عام آدمی حق میں جائے گا۔

روزنامہ نوائے وقت کراچی (8) 13 اکتوبر 2018ء

کے سی سی آئی کا ''نیا پاکستان ہاؤسنگ پروگرام'' اور ''کلین و گرین پاکستان'' کا خیر مقدم

کراچی (کامرس رپورٹر) کراچی چیمبر آف اینڈ انڈسٹری (کے سی سی آئی) کے صدر جنید اسماعیل ماکڈا نے وزیراعظم عمران خان کی جانب سے اعلان کردہ ''نیا پاکستان ہاؤسنگ پروگرام'' اور ''کلین و گرین پاکستان'' کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ کراچی کی تاجر وصنعتکار برادری ان اقدامات کا تہہ دل سے خیر مقدم کرتی ہے اور ہم ان پروگرامز کو کامیاب بنانے کے لیے حکومت کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہیں جو ملک کے وسیع تر مفاد میں ہیں۔ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ اگلے 5 سالوں میں 50 لاکھ گھروں کی تعمیر ایک مشکل کام ضرور ہوگا تاہم حکومت کی نیک نیتی کو مدنظر رکھتے ہوئے اُمید ہے کہ یہ حاصل کرلیا جائے گا جو سستے گھر کی صورت میں نہ صرف عام آدمی حق میں جائے گا بلکہ تعمیراتی شعبے اور اس سے منسلک 40 دیگر صنعتوں میں بڑے پیمانے پر سرگرمیوں کو فروغ کی بدولت معیشت کو بھی سپورٹ حاصل ہوگی۔انہوں نے حکومت سے سندھ میں اور کراچی کے اطراف میں منصفانہ طریقے سے گھروں کی تعمیر کی درخواست کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کو چاہیے کہ وہ تعمیراتی اور اس سے منسلک شعبوں کو وسعت دینے کی غرض سے نئے ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کو ان شعبوں کی جانب راغب کرے جو اسی صورت میں دلچسپی کا مظاہرہ کریں گے جب کاروباری لاگت کم کرکے، پیچیدہ طریقوں کو آسان بنا کر، بلند عمارتوں کی تعمیر کے مسئلے کو حل کرکے، مختلف ٹیکسوں اور ضروری خام مال کی قیمتوں میں کمی کرکے سازگار کاروباری ماحول فراہم کیا جائے گا۔انہوں نے ''کلین و گرین پاکستان'' مہم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کے سی سی آئی اس اقدام کو سراہتے ہوئے اس کی مکمل حمایت کرے گی جس میں کراچی جو ملک کا سب بڑا اور زیادہ آبادی والا شہر ہے اس پر خصوصی توجہ دی جائے جس کا وعدہ عمران خان نے کراچی چیمبر سے 22 جولائی کو عام انتخابات سے چند روز قبل ہی کیا تھا۔جنید ماکڈا نے کہا کہ کلین گرین پاکستان مہم کا کامیاب اور نتیجہ خیز بنانے کے لیے حکومت کو اس قسم کی تجاوازت کے خلاف ترجیحی بنیادوں پر سخت کارروائی کرنا ہوگی

روزنامہ نوائے وقت کراچی (6) 13 اکتوبر 2018ء

کے سی سی آئی کے صدر جنید ماکڈا 8ویں ایگزیکٹیو گرین 2018 سپلائی چین ایوارڈز سے خطاب کر رہے ہیں اس موقع پر خرم شہزاد، آصف شیخ اور دیگر معززین موجود ہیں

Power price hike looks inevitable

MUSHTAQ GHUMMAN

ISLAMABAD: The government may raise electricity tariff by Rs 3.82 as suggested by Nepra thereby raising per unit price from Rs 12.92 to Rs 15.82, as a pre-program condition by the International Monetary Fund (IMF), informed sources told Business Recorder.

The government had blocked approval of the rate rise on September 25, 2018 during a meeting of the Economic Coordination committee chaired by the Federal Finance Minister Asad Umer on the plea that the issue needed further consultation. The proposed increase did not envisage any increase in tariff for domestic consumers using upto 50 units, a raise of Rs 0.87 per unit for consumers (26 percent) upto 100 units, a raise of Rs 1.22 per unit for consumers using up to 200 units, a raise of Rs 2.04 per unit for consumers up to 300 units and above.

An IMF team, during its recently concluded Artcile IV consultations urged the government, among other non-power sector related recommendations, to increase electricity tariffs maintaining that this measures "are necessary steps that go in the right direction".

Power Division is of the view that if no increase is made for domestic consumers for all slabs, additional subsidy impact would be of Rs 82 billion. However, if no increase for domestic consumers' upto 200 units is made then additional subsidy impact would be Rs 27 billion. It was further pointed out that the current budgeted tariff differential subsidy was Rs 117 billion. Revised TDS would be Rs 166 billion with the addition of Rs 49 billion subject to no change in rate of 50 units, 15 per cent change upto 300 units and 20 per unit for above 300 units.

The country's power sector portfolio is said to be about $ 4.2 billion including $ 2.9 billion of Asian Development Bank (ADB) in addition to Chinese investment, which is a

> P 4 Col 3

Transparency needed for debts to China: US

NUSA DUA: As the IMF launches talks with Pakistan over a bailout package, US Treasury Secretary Mnuchin said Friday transparency was needed for Pakistan's debts to China and other creditors.

"I think it's pretty clear that if there is an IMF program, that we'd need to make sure those funds are used for appropriate purposes and they're not being used to repay China or other creditors. I would expect China to understand that."

Regarding steep US stock market declines over the past two days, Mnuchin said these were "normal market corrections".

"I don't believe markets are efficient," he said. "So I think that when people invest in the markets, they need to be prepared that there will be times when markets go too far in both directions."—Reuters

Power price

> from page 1

major component of the China Pakistan Economic Corridor (CPEC), well-informed sources told *Business Recorder*.

The overall portfolio of CPEC projects are as follows: (i) energy (IPP financing mode) estimated cost $ 34.746 billion, (72%); (ii) roads (government concessional loan) estimated cost $ 4.179 billion, 9%; (iii) rail network ML-1 (GCL under discussion) estimated cost $ 8.212 billion, 17%; (iv) Gwadar Port (Grant/GCL/ Interest free loan) estimated cost $ 780.6 million, 1.9%; and (v) Fibre Optic and Gwadar City Master Plan estimated cost $ 48 million, 0.1%. The total estimated cost is $ 47,965.6 billion, 100%.

According to sources, IMF has sought details on progress of CPEC projects in the energy sector including type of projects and financing modalities, envisaged CPEC projects for FY 2018/19 and over the medium-term and modalities of power purchase for CPEC and other power additions (including government power purchase guarantees for IPPs).

This portfolio is in addition to Rs 570 billion already parked in the books of PHPL on behalf of power Distribution Companies (Discos). The sources said IMF has also sought details of loans parked in the books of PHPL.

The sources said that the Power Division has provided data on the flow of new arrears at end-December 2017 and end June 2018 and details on contributing factors like: (i) non-recoveries; (ii) accrued markup; (iii) line losses; (iv) GST non-refund; (v) late payment surcharge; (vi) delay determination; (vii) operational deficit/surplus of the system; (viii) impact of oil prices; and (ix) stock clearance.

DAWN SATURDAY OCTOBER 13, 2018

Govts should invest in human capital: WB

By Amin Ahmed

ISLAMABAD: The 'World Development Report 2019' has asked governments to create fiscal space for public financing of human capital development and social protection.

Released by the World Bank, on Friday, the report suggests property taxes in large cities, excise taxes on sugar or tobacco, and carbon taxes are among the ways to increase a government's revenue.

Another is to eliminate the tax avoidance techniques that many firms use to increase their profits. Governments can optimise their taxation policy and improve tax administration to increase revenue without resorting to tax rate increases.

The report pointed out that one reason governments do not invest in human capital is the lack of political incentives. Few data are publicly available on whether health and education systems are generating human capital. This gap hinders the design of effective solutions, the pursuit of improvement, and the ability of citizens to hold their governments accountable, report says.

Governments need to invest more in human capital.

Focus is needed on disadvantaged groups and early childhood education, and on developing the cognitive and social-behavioural skills needed in the current market.

The report says that most of the required fiscal resources are likely to come from improved capacity in tax administration and policy changes, particularly to value-added taxes and through expansion of the tax base. Taxes on immovable property could raise an additional 3 per cent of GDP in middle-income countries and 1pc in poor countries.

Age-old tax avoidance and evasion schemes by firms and individuals need to be tackled as well. Four out of five Fortune 500 companies operate one or more subsidiaries in countries broadly perceived to operate preferential corporate tax regimes - often referred to as 'tax havens'.

As a result, estimates suggest that governments worldwide may miss out on $100-240 billion in annual revenue, which is equivalent to 4-10pc of the global corporate income tax revenue.

Fears about robot-induced unemployment have dominated the discussion over the future of work. The number of robots operating worldwide is rising rapidly. By 2019 there will be 1.4 million new industrial robots in operation, taking the total to 2.6m worldwide.

Robot density per worker in 2018 is highest in the Republic of Korea, Singapore and Germany. Yet in all these countries the employment rate remains high, despite the high prevalence of robots.

As for the current stock of workers, especially those who cannot go back to school or to university, re-skilling and up-skilling those who are not in school or in formal jobs must be part of the response to technology-induced labor market disruption.

But only rarely do adult learning programmes get it right. Adults face various binding constraints that limit the effectiveness of traditional approaches to learning. Better diagnosis and evaluation of adult learning programmes, along with better design and better delivery of those programs, are needed.

The report says governments can raise the returns to work by creating formal jobs for the poor. They can do this by nurturing an enabling environment for business, investing in entrepreneurship training for adults, and increasing access to technology.

The payoff to women's participation in the workforce is significantly lower than for men - in other words, women acquire significantly less human capital than men do from work.

DAWN SATURDAY OCTOBER 13, 2018

Dollar slips in interbank and open market

By Shahid Iqbal

KARACHI: The dollar slid in the interbank and the open market on Friday, closing a week of turmoil and fluctuations that left currency traders reeling from anxiety.

In the interbank market, the dollar stayed in the range of Rs131.80 to Rs132.50 but the tom rate (tomorrow and now Monday rate) was set lower still, at Rs131.50. This is an appreciable fall from Rs133.64, where it had closed on Monday after the largest single day depreciation in over a decade. Bankers said the closing rate was Rs131.80 on Friday. The dollar lost 1.6 per cent or Rs2.1 in the last three days.

The open market closed at Rs132.50 after trading as low as Rs131.50, according to Malik Bostan, President Forex Association of Pakistan. "Sellers outnumbered buyers all day today," he tells *Dawn*. "There was a surplus of dollars in the market, we had to surrender some to the interbank market by end of the day," he says, adding that around $1m were bought by customers in the open market. Yesterday almost $10m arrived in the open market from remittances after banks in New York opened at the end of a three-day weekend. Remittances are all routed through New York, so even a one day closure creates a large bottleneck.

The scenario was a repeat of the events of July when the State Bank allowed the rupee to fall by 5pc to settle at Rs128.50 in the interbank market but it fell quickly to Rs121 within the next few days. The dollar never achieved the level of Rs128.50. It was being traded at Rs124.50 till Monday (Oct 8) but the local currency was again depreciated to about Rs134, the very next day. The open market witnessed a unique situation when the dollar was traded as low as Rs112 after depreciation of local currency in July.

"After touching Rs137 in panic on Oct 9, the State Bank barred to keep the dollar below Rs134. Now it looks that the depreciation was more than the required level and was unnecessarily appreciated by 7.5pc this month," said a banker dealing in interbank currency market.

The open market also behaved in the same manner while the market was mostly dominated by sellers with small number of buyers. The dollar was available in ample quantity which helped buoy the rupee.

"Sellers of dollars played key role on Friday to bring down the prices in favour of the rupee," said Anwar Jamal, a currency expert and dealer, adding that the inflow of remittances through exchange companies during the week was also high.

DAWN SATURDAY OCTOBER 13, 2018

Exporters seek release of Rs28bn cash subsidy

By Mubarak Zeb Khan

ISLAMABAD: Textile and clothing exporters have urged the government to release pending cash subsidy of Rs28 billion promised under the PM export package.

The exporters made the request to Prime Minister's Adviser on Commerce and Textile Abdul Razak Dawood during the eighth meeting of Federal Textile Board on Friday.

The government has so far doled out Rs28.1bn against total claims of Rs57bn due under the special prime minister's package.

An official privy to the meeting told *Dawn* that representatives of exporters association informed the adviser that an amount of Rs7.4bn was also outstanding for the first half of calendar year 2017.

He added that between July 2017 and June 2018, the outstanding cash support of Rs20.7bn is still due on the government which it was yet to release. In this period, only Rs2.6bn was released to exporters.

The board also took up the issue of pending refunds, possibility of removal of duty on cotton import and rationalising duty on yarn imports.

Official statement issued after the meeting said that adviser acknowledged the problems faced by the sector and ensure that it is taking steps to address them.

Exporters also appreciated government's decision to introduce separate gas tariff for textile value chain and were satisfied that the price was kept at Rs600 per mmbtu.

The exporters also highlighted other issues of pending rebates under PM's Package for Exporters, energy prices and issues faced by ginners, spinners and value added sectors. They said that Pakistan's textile exports have become uncompetitive vis-à-vis regional countries particularly India and Bangladesh due to these unresolved issues.

The adviser ensured representatives that sufficient funds against claims would be released by the Federal Board of Revenue to boost exports in view of the on-going trade and current account deficit.

The adviser requested that industry must import state of the art machinery and adopt scientific methods in their value chain to become more productive and competitive.